LAUNCHING CEREMONY OF

URAAN PAKISTAN

5Es NATIONAL ECONOMIC TRANSFORMATION PLAN

A pathway to make Pakistan a trillion dollar economy by 2035

5Es
NATIONAL ECONOMIC TRANSFORMATION PLAN
(2024-2029)

Ministry of Planning Development & Special Initiatives
Government of Pakistan

@PlanComPakistan
PlanComPakistan
www.pc.gov.pk

میثاقِ معیشت اور اڑان پاکستان

ناصر نقوی
مصنف سینئر جرنلسٹ اور کالم نویس ہیں













کسی بھی حکومت کی کارکردگی اس کی گڈ گورنس سے پرکھی جاسکتی ھے لیکن گورننس بھی حالات وواقعات کی مرہون منت ہوتی ہے۔ جب مہنگائی، بیروزگاری اور عدم سیاسی استحکام کا دور ہوتو ایسے میں امتحانات، وسوسے، مشکلات اور محدود وسائل گلے پڑ جاتے ہیں۔ حکمران جماعت اوراس کا منشور خواہ کتنا ہی مربوط کیوں نہ ہومثبت نتائج کے لیے ۱۰۰ فیصد زیادہ نہیں اس سے بھی بڑھ کر شب وروز محنت کرنی پڑتی ہے۔ ایسے معاملات میں سخت فیصلے بھی کیے جاتے ہیں۔لیکن ردعمل میں پذیرائی کا کوئی چانس نہیں ہوتا،حکمرانوں کے پاس الہ دین کے چراغ جیسے طلسماتی ہتھیار بھی نہیں ہوتے، اور نہ ہی اسے مداریوں کی طرح کسی قسم کی جادوگری آتی ہے۔ کہ وہ اقتدار سنبھالتے ہی مشکل ترین حالات اور محدود وسائل میں عوام کے لیے ایسے اقدامات کردے، کہ نچلی سطح تک ریلیف راتوں رات مل جائے۔ ترقی یافتہ ممالک میں صورتحال مختلف ہوتی ہے، وہاں ادارے اور نظام ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں زیادہ مستحکم ہوتے ہیں، پھر بھی امریکہ ہو کہ برطانیہ اور فرانس میں بھی اقتدار بدلتے ہی تبدیلی نہیں آتی، اس لیے کہ سبکدوش ہونے والے حکمران بہت کچھ ایسا ورثے میں چھوڑ جاتے ہیں، جنہیں سنبھالنا ہی حکومت کی پہلی ذمہ داری ہوتی ہے۔ صدر ٹرمپ بھی ایسے ہی پیچیدہ مسائل میں الجھے دکھائی دیں گے، کچھ ریاستی مسائل اور کچھ عالمی سطح کی پریشانیاں انہیں گھیرے میں لیں گی لیکن وہ ایک کامیاب کاروباری شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ غیر معمولی انداز اپنانے کے ماہر ہیں، دنیا بھر کے نجومی اور ستارہ شناسوں کا دعوی ہے کہ ۲۰۲۵ میں جنگ نہیں، امن پروان چڑھے گا، پاکستان کے لیے بھی اسے نیک شگون قرار دیا جارہا ہے۔ امریکہ کے لیے مشرق وسطی اور یوکرائن کے معاملات ہی نہیں تارکین وطن اور معاشی بحران بھی ان کا استقبال کرے گا۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بدتر حالات

وزیراعظم شہباز شریف کو ملے وہ دوسری مرتبہ اقتدار میں آئے لیکن ان کے لیے ۱۶ ماہ کی پی۔ڈی۔ایم حکومت بڑا امتحان تھی ادارے تباہ ہو چکے تھے۔سابق حکومت نے اقتدار جاتا دیکھ کر نہ صرف پٹرول کی قیمت میں بے وقت کمی کی، بلکہ عالمی سطح پر خارجہ پالیسی کو ایک شخص کی ضد پر قربان کر دیا، اس پالیسی سے دوست ممالک سے بھی دوریاں ہوگئیں، اتحادی حکومت کو شہباز شریف کی قیادت میں بہت سارے مسائل اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ بداعتمادی کی فضا میں ملک کے دیوالیہ ہونے کی خبریں زبان زد عام تھیں۔سابق حکمرانوں کا دعوی تھا کہ جلد ملک ڈیفالٹ ہو جائے گا اور آئی۔ایم۔ایف سمیت کوئی پاکستان کو امداد نہیں دے گا، ایسے میں مثبت حکمت عملی اور سیاسی اتحادی مشاورت سے وزیراعظم نے سخت فیصلے کیے اور مہنگائی، بے روزگاری کے بحران میں بھی قوم نے بہتر مستقبل کے لیے سخت فیصلے برداشت کیے۔اس دوران حکومت اور اتحادیوں کا دعوی تھا کہ ہم نے ریاست بچائی ہے، سیاست نہیں تاہم حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا پھر بھی وزیراعظم شہباز شریف کے وژن اور مفاہمتی پالیسی سے ملک نہ ڈیفالٹ ہوا، اور نہ ہی مخالفین کی خواہش کے مطابق سری لنکا اور کینیا بنا۔سابق حکمرانوں نے سوشل میڈیا کا ہتھیار استعمال کرتے ہوئے خانہ جنگی میں ملک کو دھکیلنے کی بھرپور کوشش کی، لیکن ناکامی ان کا مقدر بنی، پھر بھی ۱۶ ماہ کے اقتدار کی قیمت اتحادی سیاسی جماعتوں کو چکانی پڑی اور الیکشن فروری ۲۰۲۴ میں کسی جماعت کو مطلوبہ اکثریت نہیں مل سکی۔لہذا ریاستی محبت، جمہوری اقدار کی حفاظت اور استحکام کے لیے ایک مرتبہ پھر اتحادی حکومت بنی، جس میں دو بڑی جماعتیں مسلم لیگ ن اور پاکستان پیپلز پارٹی میثاق جمہوریت کے حوالے سے اتحادی بنے اور دوسری چھوٹی پارٹیوں کی شمولیت سے مسلم لیگ ن کی حکومت شہباز شریف کی قیادت میں بن گئی۔پاکستان پیپلز پارٹی اس اقتدار میں شامل ہے۔تاہم اس نے صدر، سینٹ کی چیئرمینی، اور دو صوبوں کی گورنری پر اکتفا کیا یقیناً اتحادی حکومت کو چلانا آسان کام نہیں۔لیکن وزیراعظم کی بہتر ایڈمنسٹریشن اور صدر زرداری کے ساتھ ساتھ سابق وزیراعظم اور قائد مسلم لیگ ن میاں محمد نواز شریف کی سیاسی بصیرت کام آئی۔ابھی اس حکومت کو سال بھی نہیں ہوا، لیکن مثبت اشارے دکھائی دینے لگے مہنگائی اور شرح سود میں کمی، اسٹاک ایکسچینج میں ریکارڈ تیزی اور ریاستی ریزرو بھی بڑھ گئے، جس سے قومی اور عالمی سطح پر پاکستان کی عزت افزائی ہوئی، اس معاشی صورتحال کی بہتری میں ایس۔آئی۔ایف۔سی کے نومولود ادارے نے بھی اہم کردار ادا کیا۔اس حوالے سے وطن عزیز کے تمام ادارے اور حکمران مستقبل کے فیصلے اکٹھے بیٹھ کر کرتے ہیں، جن میں وفاق کے علاوہ چاروں صوبوں کے وزرائے اعلی کے ساتھ وزیراعظم آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے وزیراعلی بھی شامل ہوتے ہیں۔وزیراعظم کی زیر صدارت ہونے والے ایس۔آئی۔ایف۔سی کے اجلاس میں سپہ سالار کو بھی مدعو کیا جاتا ہے۔جس سے ماضی کے حوالے سے زیادہ بہتر انداز میں مستقبل کے فیصلے ممکن ہو جاتے ہیں۔انہیں فیصلوں کے اقدامات سے بجلی کی چوری اور سرحدوں سے ہونے والی سمگلنگ کو روکا گیا، اور اب وزیراعظم انسانی

وزیراعظم نے سخت فیصلے کیے اور مہنگائی، بے روزگاری کے بحران میں بھی قوم نے بہتر مستقبل کے لیے سخت فیصلے برداشت کیے۔

سمگلروں کو نکیل ڈالنے کے لیے پرعزم ہیں۔حکومتی اعلان ھے کہ تیل کی سمگلنگ میں کمی،چینی کی سمگلنگ زیرو، مائیکرو اکنامک استحکام آ گیا ہے۔ اورترقی کے لیے برآمدات بڑھانا واحد آپشن ہے۔ایک رپورٹ کے مطابق ترسیلات ۳۵۔ارب ڈالر تک پہنچ گئیں ۔ اگر یہی رفتار رہی تو ایک سال میں ۳۵۔ارب ڈالر بھی ہوسکتی ہیں۔جبکہ مخالفین ترسیلات زر کی راہ میں رکاوٹ بننے کی کوشش کررہے ہیں۔لیکن ابتدا میں ھی انہیں منہ کی کھانی پڑی،لوگ ملک کی ترقی میں اپنے مسائل کا حل دیکھ رہے ہیں۔اس لیے اوورسیز پاکستانیوں نے سول نافرمانی کی اپیل پر کان نہیں دھرے،کوئی بھی ملک اورقوم معاشی استحکام کے بغیر ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہوسکتی۔اس لیے امن وامان کی صورتحال میں بہتری ہر قیمت پر



ضروری ہے۔حکومت اور عسکری ادارے ایک سوچ رکھتے ہیں۔وزیراعظم کا کہنا ہے کہ فوج دہشت گردی سے نبردآزما ہے ہم بھی اتحادیوں کی مشاورت سے معیشت کو مستحکم کرنے کے لیے ہر چیلنج قبول کررہے ہیں۔ہماری قربانیاں رنگ لائیں گی۔مشترکہ حکمت عملی سے دہشت گردوں کا صفایا کریں گے۔ہم نے پہلے بھی شرپسندوں اور دہشت گردوں کو سرحد پار دھکیلا تھا،اب بھی ملک کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے بڑی قیمت ادا کررہے ہیں۔وزیراعظم شہباز شریف درست کہتے ہیں،کہ دھرنا سیاست اور فسادیوں نے ملکی معیشت کا دھڑن تختہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی، لیکن وہ کامیاب نہیں ہوئے۔اگر ہم اور آپ ماضی پر نظر دوڑائیں تو یہ بات سچ ہے،کہ شہباز شریف نے بطور وزیراعظم حلف اٹھاتے ہی مخالفین کو میثاق معیشت،کی پیشکش کی تھی،جسے آج حکومت سے مذاکرات کرنے والوں نے اپنے قائد اور سابق وزیراعظم کی ضد اور انا کی بھینٹ چڑھا دیا تھا،وجہ ان کی انفرادی خواہشات اور مفادات تھے،ورنہ اجتماعی سوچ میں اگر معیشت کی بحالی کے لیے معاہدہ ہوجاتا تو یقیناً قوم،ملک اور

سلطنت کے لیے استحکام کے راستے جلد کھل جاتے، لیکن منفی سوچ کے باعث ایسا نہیں ہوسکا۔ حکومت اپنی منصوبہ بندی میں مگن رہی، اور وزیر منصوبہ بندی چوہدری احسن اقبال نے ماضی کی طرح قومی اقتصادی منصوبے پر وزیراعظم کے ویژن کو دیکھتے ہوئے اڑان پاکستان منصوبہ بنالیا۔ وزیراعظم نے نائب وزیراعظم اسحاق ڈار اور پنجاب کی وزیراعلیٰ مریم نواز کے ہمراہ افتتاح بھی کردیا۔ اس موقع پر شہباز شریف نے اعتراف کیا کہ معاشی ترقی کے اس منصوبے میں افواج پاکستان کا تعاون مثالی ہے۔ ملکی ترقی اور خوشحالی کے لیے یہ پارٹنرشپ جاری رہے گی، اندازے کے مطابق پانچ سال میں ترقی کی شرح چھ فیصد اور برآمدات ۷۳ ارب ڈالر بھی ہوجائے گی، تعلیم پر بھی حکومت جی۔ ڈی۔ پی کا چار فیصد خرچ کرنے کے لیے پرعزم ہے، جبکہ غربت میں ۱۰ فیصد کمی ممکن ہوگی۔ وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال کا کہنا ہے کہ ہوم گرون نیشنل اکنامک پلان ۲۰۲۴۔۲۹ سے ملک میں معاشی ترقی کے حصول میں مدد ملے گی، حکومتی مثبت پالیسیوں سے پاکستان پائیدار ترقی کی جانب بڑھ رہا ہے۔

چوہدری احسن اقبال نے ماضی کی طرح قومی اقتصادی منصوبے پر وزیراعظم کے ویژن کو دیکھتے ہوئے اڑان پاکستان منصوبہ بنالیا۔

احسن اقبال اس سے پہلے ویژن ۲۰۲۵ بھی متعارف کرا چکے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے میاں نواز شریف کی حکومت کو سازش سے چلتا کردیا گیا تھا، اور حکمرانوں نے ویژن ۲۰۲۵ کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا، جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں اجتماعی مفادات کے منصوبے اقتدار کی تبدیلی کے بعد بھی فوقیت سے چلائے جاتے ہیں۔ قوم کی ترقی میں شارٹ ٹرم، کے مقابلے لانگ ٹرم، منصوبے انتہائی اہم ہوا کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں صرف وقتی منصوبے بنائے جاتے ہیں۔ جو حکومتوں کی تبدیلی کے ساتھ ہی دفن ہوجاتے ہیں، میثاق جمہوریت، کے بعد تبدیلی یہ آئی کہ نواز حکومت نے پیپلز پارٹی کے دور اقتدار کے منصوبے، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ اس کے فنڈز بڑھا کر سرپرستی بھی کی، وزیراعظم نے اس تاریخی منصوبے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، یہ بھی یاد کرایا کہ مسلم لیگی حکومت نے ہمیشہ معاشی ترقی کے لیے خدمت انجام دی، اور اس حوالے سے ماضی کا جائزہ لیا جائے تو ۱۹۹۲ میں بھارتی وزیر خزانہ من موہن سنگھ نے پاکستانی اقتصادی پروگرام سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے اپنے وزیراعظم نرسیماراؤ کو تجاویز دیں جن پر عمل پیرا ہوکر بھارت میں، رائزنگ انڈیا، کو قابل عمل بنایا گیا اور اس کے فوائد سب کے سامنے ہے۔ لیکن ہمارے ہاں اسے نظرانداز کردیا گیا، اس دعوے پر تنقید بھی کی جارہی ہے، اور اسے مذاق بھی بنایا جارہا ہے۔ جبکہ حقیقت یہی ہے کہ پاکستان میں باصلاحیت شخصیات کی کمی نہیں، پاکستان میں ایک محبوب الحق بھی گزرے ہیں۔ جن کی اصلاحات کے اصلاحی ایجنڈے پر دوسروں نے عمل درآمد کرکے ترقی کی، وزیراعظم شہباز شریف نے اسی تناظر میں میثاق معیشت کی پیشکش کی تھی، کہ سیاسی میدان میں ایسا استحکام پیدا ہو کہ جس سے قومی اور اجتماعی منصوبوں کو نہ صرف فوقیت دی جائے بلکہ مستقبل کے حکمران بھی اسے نظرانداز نہ کرسکیں۔ یقیناً اس بات پر بھی تنقید اور اعتراض اٹھایا جاسکتا ہے کہ جس ملک میں جمہوریت ابھی تک تمام تر کوششوں کے باوجود پاؤں مضبوط نہیں کرسکی، جہاں ہر تین سال بعد منتخب حکومتوں کے خلاف سازش کرکے گرانے کا رواج پایا جاتا ہو، وہاں

اس قسم کی خواہش مذاق ہی لگتی ہے۔لیکن اسی قوم اور حکمرانوں نے جب پاکستانی بن کر سوچا تو ہمارے باصلاحیت سائنس دانوں نے اسے اسلامی دنیا کی پہلی اور عالمی دنیا کی ساتویں ایٹمی طاقت بنا دیا،سوال ہے کیسے؟ ایک غریب اور ترقی پذیر قرضوں میں دبا ہوا ملک یہ کرامات دکھا سکا؟ جواب بالکل سادہ اور عام فہم ہے۔ جب سابق وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے ''اسلامی بم'' بنانے کا عزم کیا تو اس کے بعد آمریت اور جمہوریت نے اس منصوبے کو اپنی بقا اور سلامتی سمجھتے ہوئے اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں ڈالی ،اور پاکستان سرخرو ہوگیا دنیا پریشان ہوگئی۔آج



معاشی ابتری کے خاتمے کے لیے بھی اسی جذبے کی ضرورت ہے۔جس پر کاربند ہونے سے ایسی ترقی اور خوشحالی کی راہیں نکلیں گی، کہ جس سے وطن عزیز نہ صرف مستحکم ہوگا بلکہ عوامی سطح پر بھی ایسے ثمرات ملیں گے جن کی نشاندہی وزیراعظم نے اپنے ویژن میں کی ہے۔اڑان پاکستان ایک مکمل منصوبہ ہے۔جس پر موجودہ اور مستقبل کی حکومت کو بھی دنیا میں سربلند کرنے کے لیے عمل کرنا ہوگا۔لیکن اس کے لیے سیاسی مفادات کو بالائے طاق رکھنا بھی ضروری ہوگا۔جلاؤ،گھیراؤ کا خاتمہ اور ایک دوسرے کے مینڈیٹ کو تسلیم بھی کرنا پڑے گا۔جنہیں اعتراض ہے وہ عدلیہ اور ٹریبونل میں قانونی لڑائی کا حق رکھتے ہیں۔اسے ہی استعمال کیا جائے اور قوم، ملک، سلطنت کے لیے جمہوری اصول رواداری برداشت کا مظاہرہ کیا جائے۔ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے سے قوم اور ریاست کے نقصان کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوسکے گا۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ سیاسی استحکام کے بغیر قومی ترقی ممکن نہیں اڑان پاکستان اس سوچ کی بنیاد بن سکتا ہے۔پانچ سالہ

منصوبے میں موجودہ حالات اور مستقبل کی ضروریات کے مطابق مواقع ڈھونڈے گئے ہیں۔ان پر عمل سیاسی استحکام سے بھی ہوگا پارلیمنٹ اور دیگر قومی اداروں کو مستحکم بھی مشاورت اور آئین پاکستان کی حدود میں رہ کر کیا جا سکتا ہے۔جس کے لیے ایک دوسرے کا تعاون بے حد ضروری ہے۔موجودہ اتحادی حکومت اس بات کی دلیل ہے، کہ ماضی کے سخت ترین دشمن مملکت کے اجتماعی مفاد پر میثاق جمہوریت کی ڈوری کے ناطے اکٹھا بیٹھ سکتے ہیں، پھر منفی سیاست کی گنجائش کیوں؟اس لیے کہ جہاں دلیل نہ ہو وہاں فساد اور لڑائی ہوتی ہے۔اپوزیشن کو یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ ملک درست سمت میں چل نکلا ہے۔جس کے لیے عام وخاص نے اپنی اپنی جگہ قربانیاں دیں ہیں۔لہذا مثبت سوچ سے اڑان پاکستان کا جائزہ لیا جائے،اعتراض کے لیے جمہوری فورم موجود ہیں، وہاں اپنے خدشات اور تحفظات کا ازالہ بھی کیا جا سکتا ہے۔اس پانچ سالہ منصوبے میں جدید حالات میں ڈیجیٹل معیشت،توانائی، روزگار کے مواقع پیدا کر کے پائیدار ترقی کا بنیادی ڈھانچہ ترتیب دیا گیا ہے۔ جسے ہم معاشی ترقی وخوشحالی کا روڈ میپ بھی کہہ سکتے ہیں۔اگر اس کا تفصیلی جائزہ لیا جائے تو درپیش چیلنجز مہنگائی،قرضوں کا بوجھ ہی نہیں، سیاسی عدم استحکام سے بھی جان چھڑانے کا نسخہ موجود ہے۔لیکن ایسا سب کچھ جب ہی ممکن ہوگا کہ قومی یکجہتی اور قومی اداروں میں بداعتمادی کی فضا ختم کر کے ہم آہنگی پیدا کی جائے،جس کی ذمہ داری صرف حکومت کی نہیں، اتحادی جماعتوں اور اپوزیشن پارٹیوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔تنقید برائے تنقید اور ضد کبھی مثبت نتائج کا باعث نہیں بنتی،مسائل کے حل کے لیے ڈائیلاگ ہمیشہ ضروری ہوتے ہیں۔شیر خدا داماد رسول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے کہ، یہ نہ دیکھو کون کہہ رہا ہے یہ دیکھو کیا کہہ رہا ہے؟اس لیے ''اڑان پاکستان'' کی مخالفت اتحادی حکومت اور وزیر اعظم شہباز شریف کے حوالے سے نہ کی جائے، بلکہ اسے ہر ممکن کوشش سے ممکن بنایا جائے،اور مزید طویل المدتی منصوبے بنائے جائیں، کیونکہ قومیں ترقی ایسے ہی منصوبے سے کرتی ہیں۔جز وقتی،تو بہلاوے اور،لولی پوپ، ہی کہلاتے ہیں۔خدا کرے کہ اپوزیشن موجودہ نازک حالات کو جانچتے ہوئے اپنے رویوں میں تبدیلی پیدا کرے۔